Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

ہفتہ واری روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱/

جمعرات

۲۸ محرم الحرام ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر عبد القادر در بی۔ اے

جلد ۸ | ۸ اخاء ۱۳۳۲ھ ش - ۸ اکتوبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۵۹

کشمیر پاکستان کا ایک اہم و ضروری حصہ ہے (محمد علی)

کراچی ۷ اکتوبر۔ آج مجلس دستور ساز میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور کرنے کی تحریک پیش کرتے ہوئے وزیر اعظم نے مسئلہ کشمیر کا بھی ذکر کیا۔ اور فرمایا۔ گو بنیادی اصولوں کی رپورٹ میں کشمیر کا ذکر موجود نہیں ہے۔ لیکن کشمیر پاکستان کا ایک اہم اور ضروری حصہ ہے۔ حصول پاکستان کے لئے ہماری جد و جہد اس وقت تک نامکمل رہے گی جب تک کہ کشمیر کے باشندوں کو ہم آزادانہ ماحول میں استصواب رائے کا حق نہیں دلاتے۔ ہم یہ حق دلانے کی پوری کوشش کریں گے۔ اور اگر کشمیر کے باشندوں نے پاکستان میں شامل ہونے کی رائے ظاہر کی۔ تو ان کی خواہش کے مطابق اپنے دستور میں مناسب تبدیلی کریں گے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ (بذریعہ ڈاک) ۵ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بخار اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں۔

مبلغ بورنیو کی سنگاپور سے پاکستان کے لئے روانگی

سنگاپور (بذریعہ ڈاک) مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ بورنیو ۲ اکتوبر کو صبح گیارہ بجے ایم۔ وی وکٹوریہ نامی جہاز پر سنگاپور سے پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ روانگی سے پیشتر سنگاپور کے احمدی دوستوں نے دعاؤں کے ساتھ انہیں الوداع کہا۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کے بخیر و عافیت واپس پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

ہم آزادی مساوات رواداری اور انصاف کے اسلامی اصولوں کے مطابق ملک کا دستور بنانے کا تہیہ کر چکے ہیں

مجلس دستور ساز میں وزیر اعظم کی طرف سے بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور کرنے کی تحریک

کراچی ۷ اکتوبر۔ آج صبح مجلس دستور ساز کے تاریخی اجلاس میں پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور کرنے کی تحریک پیش کی۔ اس موقعہ پر آپ نے تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ایوان کو موجودہ اجلاس میں اس رپورٹ پر غور کرنے کا کام ختم کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ہم جلد سے جلد مساوات رواداری آزادی اور انصاف کے اسلامی اصولوں کے مطابق اپنے ملک کا آئین تیار کر سکیں۔ آئندہ دستور میں ملک کے مختلف حصوں کی نمائندگی کے سوال پر جو تعطل پیدا ہو گیا تھا آپ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے اس فارمولے کی تفصیل بیان کی جو لیگ پارلیمانی پارٹی نے منظور کیا ہے۔ آپ نے کہا جس پر جوش طریقے سے اس فارمولا کا خیر مقدم کیا گیا ہے وہ اس امر کا آئینہ دار ہے کہ ہم پاکستان کے وسیع مفاد اور اس کے استحکام کو مقدم رکھتے ہیں اور جزوی باتوں کو ثانوی حیثیت دیتے ہیں۔ آپ نے کہا ہمیں قرارداد مقاصد کو پیش نظر رکھنا ہے تاکہ پاکستان کے ہر باشندے کے بنیادی حقوق محفوظ رہیں ہم ہر فرد کو مذہب، تمدن، معاشرت وغیرہ کے معاملے میں پوری آزادی دیں گے اور کسی طبقہ کو اس امر کی اجازت نہ دیں گے کہ اس کی رائے دوسروں پر مسلط کی جائے۔ آخر میں آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہماری رہنمائی فرمائے تاکہ ہم اسلامی مملکت کے

قاہرہ میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی مصروفیات

مصری وزیر خارجہ محمود فوزی اور جنرل سر رابرٹسن سے ملاقاتیں

قاہرہ ۷ اکتوبر۔ وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان کراچی سے نیویارک جاتے ہوئے کل قاہرہ پہنچے۔ وہاں پہنچتے ہی صبح آپ نے مصر اور برطانیہ کی اعلیٰ شخصیتوں سے ملاقاتیں کیں پہلے آپ برطانوی ناظم الامور مقیم قاہرہ لایرٹ سے ملے اور جنرل سر برئیاں رابرٹسن سے ملے۔ سر رابرٹسن برطانوی مصری مذاکرات میں حصہ لینے والے وفد کے قائد ہیں۔ اس کے بعد وزیر خارجہ پاکستان نے مصری وزیر خارجہ جناب محمود فوزی سے ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں کے بعد آپ نے اخبار نویسوں کو بتایا مجھے امید ہے کہ مصر اور برطانیہ بہت جلد کسی سمجھوتے پر پہنچ جائیں گے۔ کیونکہ اب تک جو مذاکرات ہوئے ہیں۔ ان میں کچھ نہ کچھ کامیابی ضرور ہوئی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے قاہرہ کی خبروں پر تبصرہ کرنے سے انکار کرتے ہوئے بتایا کہ میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے تحقیقات ضرور کروں گا۔ اور امید کو ہاتھ سے جانے نہیں دونگا۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ آپ نئی مصری تجاویز کو حکومت برطانیہ تک پہونچانے کا کام اپنے ذمہ نہیں لیں گے۔ آپ نے اس امر کی بھی تردید کی کہ پاکستان اور ترکی کے درمیان معاہدے کے بارے میں ان دنوں کوئی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ عرب ایشیائی گروپ نے اقوام متحدہ میں جو مسائل پیش کئے ہیں۔ توقع ہے کہ آپ ان کے بارے میں تبادلہ خیالات کریں گے۔

مشرقی بنگال کے نئے چیف جسٹس

کراچی ۷ اکتوبر۔ گورنر جنرل جناب غلام محمد نے آنریبل مسٹر جسٹس ٹی۔ ایچ۔ ایلس کو مشرقی بنگال کے ہائی کورٹ کا چیف جسٹس مقرر کیا ہے۔ اس سے قبل مسٹر ایلس اسی عدالت میں بطور جج کام کر رہے تھے۔

ریڈیو پاکستان لاہور کی مشاورتی کمیٹی

کراچی ۷ اکتوبر۔ ترکی میں پاکستان کے سابق سفیر میاں بشیر احمد کو حکومت پاکستان نے ریڈیو پاکستان لاہور کی مشاورتی کمیٹی کا رکن نامزد کیا ہے۔ ان کی نامزدگی مسٹر منظور قادری کی جگہ عمل میں آئی ہے۔ وہ غیر سرکاری ممبر کے طور پر کام کریں گے۔

بچوں کے بین الاقوامی فنڈ نے اقوام متحدہ کے ایک مستقل ادارے کی شکل اختیار کر لی

نیویارک ۷ اکتوبر۔ بچوں کے بین الاقوامی ہنگامی مالی فنڈ کو اقوام متحدہ کے ایک مستقل ادارے کی شکل دے دی گئی ہے۔ اب اس کا نام "بچوں کے لئے اقوام متحدہ کا فنڈ" رکھا گیا ہے۔

مغربی طاقتیں روس کو جارحانہ حملہ نہ کرنے کا یقین دلانے کے امکانات پر غور کر رہی ہیں

نیویارک ۷ اکتوبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے کہا ہے کہ مغربی طاقتیں عالمی کشیدگی کو کم کرنے کے لئے روس کو جارحانہ حملہ نہ کرنے کا یقین دلانے کے امکانات پر غور کر رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس ضمن میں امریکہ آجکل برطانیہ فرانس اور مغربی جرمنی سے گفت و شنید کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ بھی ایک طریقہ ہے جس سے روس کو یہ یقین دلایا جا سکتا ہے کہ ہم روس کے خلاف کسی قسم کے جارحانہ ارادے نہیں رکھتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر یہ مذاکرات کامیاب رہے۔ تو امریکہ کوریا اور آسٹریا کے بارے میں بھی اسی قسم کی ضمانت دے گا۔ کیونکہ اس کے نزدیک جرمنی ہی ایک ایسا علاقہ نہیں ہے۔ کہ جو نازک صورت حال کا حامل ہو۔ کمیونسٹ علاقوں سے ملحق ہونے کے باعث کوریا اور آسٹریا بھی کچھ کم الجھے ہوئے علاقے نہیں ہیں۔

ابراہیم فراغ کو عمر قید کی سزا

لفٹیننٹ کرنل سعد الدین بری قرار دیدیئے گئے

قاہرہ ۷ اکتوبر۔ مصر کی انقلابی عدالت نے کل غداری کے بعض الزامات کی بناء پر وفد کابینہ کے ایک سابق وزیر ابراہیم فراغ کو عمر قید کی سزا کا حکم سنایا۔ فیصلے میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ قید بامشقت ہوگی۔ ان کی طرف سے وکیل صفائی کے طور پر وفد کابینہ کے سابق وزیر خارجہ ڈاکٹر محمد صلاح الدین پیش ہوئے تھے۔ عدالت نے لیفٹیننٹ کرنل سعد الدین کو بری قرار دے دیا۔ لیفٹیننٹ کرنل سعد الدین سابق وزیر اعظم ابراہیم عبد الہادی کے دور حکومت میں صوبہ غربیہ میں پولیٹیکل پولیس کے افسر اعلیٰ تھے۔

مسٹر جعفر بازی لے گئے

کراچی ۷ اکتوبر۔ کل پارلیمنٹ میں سوالات کا آخری دن تھا۔ سب سے زیادہ سوالات پوچھنے کا "سہرا" مسٹر احمد۔ ای ایچ جعفر کے سر رہا۔ مسٹر جعفر نے کل ۲۰۶ سوالات کئے۔ مسٹر نور احمد جو گزشتہ اجلاسوں میں اس اعتبار سے ان کے حریف رہے ہیں۔ اس مرتبہ صرف ۱۶۴ سوال ہی کر سکے۔ اس مرتبہ کل ۱۳۰۱ سوالات پوچھے گئے۔ ان میں ۱۱۶۷ سوالات مسٹر جعفر اور مسٹر نور احمد کی طرف سے تھے۔ ان دونوں ممبروں نے مل کر تقریباً ۱۰۶ سوالات یومیہ کے حساب سے سوالات کئے۔ سوالات کی یہ اوسط پاکستان مجلس دستور سازی کی تاریخ میں ایک "ریکارڈ" کی حیثیت رکھتی ہے۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۸/ اخاء ۱۳۳۲ھ

اخلاقی سرحدوں کو مضبوط کرنا زیادہ ضروری ہے

مشرقی و مغربی پاکستان ایسوسی ایشن کے صدر مولوی تمیز الدین پریذیڈنٹ مجلس دستور ساز نے ایسوسی ایشن مذکور کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

"کسی قوم کو محض اس کی طبعی حدود کا دفاع محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ بلکہ اسکے ساتھ اس کی اخلاقی سرحد کا مضبوط ہونا بڑا ضروری ہے"۔

حقیقت یہ ہے کہ مولوی تمیز الدین صاحب نے اخلاقی سرحد کی مضبوطی کو اپنے الفاظ سے طبعی حدود کے دفاع کی حفاظت کے مقابلہ میں وہ اہمیت نہیں دی جس کی وہ مستحق ہے۔ طبعی حدود کے دفاع کی حفاظت بے شک خاصکر موجودہ مادی برتری کے دور میں بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اور اسکو کوئی ملک نظر انداز نہیں کرسکتا۔ مگر اخلاقی سرحد کی مضبوطی کے مقابلہ میں آج بھی مادی حفاظت بہت زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ ایک قوم جس کی عام اخلاقی حالت پست ہو خواہ کتنی بھی مادی طاقت رکھتی ہو۔ اگر اس کی اخلاقی سرحد مضبوط نہیں ہے۔ تو اس کی مادی ترقی بالکل بے کار ہے۔

تاریخ عالم کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آج تک ایسی ایک قوم بھی نہیں جس نے ترقی کی ہو۔ اور اس کی ترقی کا دارومدار تمام تر مادی قوتوں کی بہتات پر ہو۔ اور کوئی بھی ایسی قوم نہیں جس کا اخلاق بلند ہو۔ اور دشمن نے آسانی سے اس کو اپنا غلام بنا لیا ہو۔ یہ ممکن ہے کہ ایک عاری از اخلاق قوم نے تھوڑی مدت کے لئے مادی طاقت کے بل پر زمین کے کچھ حصہ پر تسلط کر لیا ہو۔ مگر یہ کبھی نہیں ہوا کہ ایسی قوم دیر تک برسر عروج رہی ہو۔ بلکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جن قوموں کا اخلاق پست ہو جاتا ہے۔ وہ آخرکار بلند اخلاق والی اقوام کی زیر نگیں ہو کر رہی ہیں۔ اور اگر اتفاقاً کوئی پست اخلاق قوم طاقت کے بل پر کسی بلند اخلاق قوم پر غالب آ بھی گئی ہے۔ تو اس کا آخری نتیجہ ہمیشہ یہی ہوا ہے۔ کہ اخلاق ہی کی فتح ہوئی ہے۔ اور گرے ہوئے اخلاق والے فاتحین مفتوحین کے مفتوح ہو گئے ہیں۔

اس کی واضح ترین مثال عباسی خاندان کی تاتاریوں کے ہاتھوں تباہی میں ملتی ہے۔ جہاں تک شاہی خاندان کا تعلق ہے اس کے افراد کا اخلاق قابل تعریف نہیں رہا تھا۔ اس لئے وہ جلد تاتاریوں کے سامنے شکست کھا گئے۔ اور حیوانی طاقت کچھ عرصہ کے لئے کامیاب ہو گئی۔ مگر بحیثیت مجموعی مسلمانوں کے اخلاق میں ابھی کافی جان باقی تھی۔ اس وقت بھی ایسے علمائے حق دنیائے اسلام میں موجود تھے جنہوں نے شکست نہیں کھائی تھی وہ جسمانی طور پر بے شک مفتوح ہو چکے تھے۔ مگر ابھی تک ان کی اخلاقی سرحدیں مضبوط تھیں۔ انہوں نے اخلاقی محاذ بنا کر فاتحین پر حملہ کیا۔ اور ابھی ہلاکو خان کی ایک پشت بھی نہیں گزری تھی۔ کہ تاتاریوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اور اس کعبہ کے نگران بن گئے جس کو وہ گرا دینا چاہتے تھے۔ اس کے بعد مسلمانوں کی سیاسی تاریخ کعبہ کے انہیں نگہبانوں کی تاریخ ہے۔ یہ اسلامی اخلاق کا ہی اعجاز تھا کہ انہیں وحشی تاتاریوں میں سے ایسے ایسے با اخلاق انسان پیدا ہوئے۔ کہ جن کے ناموں سے تاریخ کے اوراق درخشندہ ہیں۔ اور ہمیشہ درخشندہ رہیں گے۔ مگر جب انہوں نے اپنی اخلاق کی سرحدوں کو کمزور کر دیا۔ تو آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہی تاتاری جنہوں نے کبھی یورپ کو اپنے پاؤں کے تلے روند ڈالا تھا۔ مغرب کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ اگرچہ کہلاتے تو وہ آزاد ہی ہیں مگر آزادی کا یہ حال ہے کہ پچھلے دنوں کئی ایک بڑے بڑے ترک زعماء پر اس لئے مقدمے چلائے گئے ہیں کہ وہ عربی میں اذان دینے کے حامی تھے۔ کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے کہ لنڈن نیویارک اور شاید ماسکو میں بھی جو کفر کے گڑھ کہلاتے ہیں عربی زبان میں اذان دی جاسکتی ہے۔ مگر ترکی جو مسلمانوں کا ملک کہلاتا ہے وہاں عربی زبان میں اذان دینا ممنوع ہے۔

آج تاتاری یورش سے بھی بڑھ کر اسلامی اقوام پر مصیبت آئی ہوئی ہے۔ یورپ نے نہ صرف فائق مادی طاقت سے بلکہ کئی تہذیبی اور ثقافتی ہتھیاروں سے ان پر حملہ کر رکھا ہے بظاہر اس مغربی پیر تسمہ پا سے اسلامی دنیا کو کوئی راہ نجات نظر نہیں آرہی۔ ہماری مادی قوتیں یورپ کے مقابلہ میں صفر ہو کر رہ گئی ہیں۔ آج یورپین اقوام تمام اسلامی دنیا پر کڑوی بیل کی طرح چھائے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے جکڑ لیا ہوا ہے۔ اگر ہم کہیں ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ اور وہاں ان کا شکنجہ ڈھیلا ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ تو وہ دوسری طرف اپنی کنڈلی کو اور بھی کس لیتی ہیں۔ الغرض جہاں تک مادی دفاع کا تعلق ہے ہماری حالت اظہر من الشمس ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہماری نجات کسی طرح ہو بھی سکتی ہے یا نہیں؟ ہم کسی وقت تلوار کے دھنی تھے۔ مگر اس ایٹمی زمانہ میں تلوار کا ذکر ایسا ہی ہے جیسے بڑی بوڑھیاں گڑیا کی شادی رچانے لگیں۔ اس طرح جہاں تک مادی دفاع کا تعلق ہے ہماری امیدیں کچھ حباب کی سی ہیں۔ اور پریشان خوابوں سے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتیں۔

پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے

کیا ہمیں اپنے مادی دفاع کی حفاظت کا خیال ہی ترک کر دینا چاہیئے۔ اور اس تنکے کی طرح ہو جانا چاہیئے جو اپنے تئیں سیلاب کے تھپیڑوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ نہیں نہیں ہمیں ان تمام مادی اسباب کو فراہم کرنا چاہیئے۔ جو ہمارے مادی دفاع کی حفاظت کے لئے ہماری استطاعت میں ہیں۔ مگر اس وقت جس چیز کی ہم کو سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم اپنی اخلاقی سرحدوں "کی دیکھ بھال ذرا زیادہ انہماک سے کریں۔ اپنی اس "بنیان مرصوص" کی شکست و ریز کی طرف پوری توجہ دیں۔ اس میں جہاں رخنے پڑ گئے ہیں انہیں بند کریں۔ اور جہاں بنیادیں کھوکھلی ہو گئی ہیں انہیں پختہ کریں۔

کیا ہم ایسا کرسکتے ہیں؟ کیوں نہیں۔ ہمارے پاس خدا تعالے کا آخری پیغام اور اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اگر ہمارے آباء نے مشرقی تاتاریوں کو مفتوح ہونے کے بعد اس اسلحہ سے از سر نو فتح کر لیا تھا۔ تو ہم مغربی تاتاریوں کو اسی اسلحہ سے کیوں فتح نہیں کرسکتے؟ یہ کوئی محض جذباتی چیز نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کاش ہم اس کی اہمیت کو پا جائیں۔ اور آج جبکہ مغرب کی اخلاقی سرحدیں بالکل کمزور ہو چکی ہیں ہماری فتح یقینی ہے۔ بشرطیکہ ہم اپنی اخلاقی سرحدوں کو کما حقہ مضبوط کر لیں۔

بلند اخلاق لوگوں کو آگے آنا چاہیئے

کل ہم نے "مالی افلاس اور اخلاقی افلاس" کے عنوان سے یہ عرض کیا تھا کہ رشوت ستانی بددیانتی اور اسی قسم کے دیگر اخلاقی امراض کا اصل علاج کم از کم آج کے دور میں بہرحال یہ نہیں ہے کہ ہم میں علماء کہلانے والا مخصوص طبقہ قوم میں آکر عملی نمونہ کے بغیر خالی وعظ و تلقین سے کام لے۔ اس لئے کہ اول تو آج یہی طبقہ سب سے زیادہ ایسے جرائم میں مبتلا ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ دوسروں کے ایسے جرائم کو "افعال حسنہ" ثابت کرنے کے لئے "شرعی دلائل" فراہم کرنا بھی اسی کے ذمہ ہے۔ اور اور لوگ تو شاید اپنی گردن پر یہ سب کچھ کرتے ہوں لیکن یہ لوگ خدا اور اس کے رسول کا نام لے کر سب کچھ کرتے ہیں۔

ہاں اس کا اصل علاج یہ ہے۔ کہ جو لوگ فی الواقعہ قوم کا درد اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور اللہ تعالے نے انہیں نیکی جرأت اور بلند اخلاق عطا کئے ہیں۔ اور وہ عمل اور نمونہ پیش کرسکتے ہیں۔ تو وہ آگے آئیں اور قوم کی عملی تربیت کریں۔ اور جس حد تک بھی ان کا اثر ہے وہ اپنے ماحول کو ان خرابیوں سے پاک رکھنے کی کوشش کریں۔

آج ہم پھر ایسے جرأت مند اور بلند اخلاق لوگوں سے آگے آنے کی گزارش کرتے ہیں۔ اور انہیں یاد دلاتے ہیں کہ کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر میں صرف "علماء کہلانے والے لوگ" ہی مخاطب نہیں آپ کا وجود بھی شامل ہے۔ آپ کے اس اقدام سے نہ صرف یہ کہ قوم و ملک کے ان تمام اخلاقی امراض کا خاتمہ ہو جائے گا۔ بلکہ بحیثیت مجموعی آج کے مسلمانوں کا یہ احساس کمتری بھی دور ہو جائے گا۔ جو کئی صدیوں سے ان کے لئے ایسی نیکیوں کے حصول میں مانع ہے کہ قوم کی اصلاح کا کام "علماء" کے ہی سپرد ہے۔ اور صرف اور صرف وہی اس کے اہل ہیں۔ اور وہی اس کو کرسکتے ہیں۔ جس وقت قوم کا ہر فرد اس ذہنی پستی سے نجات پا جائے گا۔ اور یہ سمجھے گا کہ قومی اصلاح کی کوششوں میں وہ بھی برابر کا حصہ دار اور ذمہ دار ہے۔ تو لازماً وہ اپنے فرائض کو بجا طور پر محسوس کرے گا۔ اور جب کسی قوم کا ہر فرد اپنے فرائض کو سمجھنے لگ جائے تو پھر اس قوم کی کامیابی اور برتری میں لمحہ بھر کے لئے بھی شک نہیں کیا جاسکتا۔

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان کے لئے ضروری اعلان

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے مکرم عبداللطیف صاحب مالک پاؤڈر ورکس بیرون حرم گیٹ ملتان شہر کا تقرر بطور قائد خدام الاحمدیہ ضلع ملتان منظور فرمایا ہے۔ جملہ مجالس ضلع ملتان مطلع رہیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

سواحیلی ترجمۃ القرآن کا دیباچہ

قرآنی پیغام امن و سلامتی۔ ترقی اور رفاہیت کا پیغام ہے

افریقہ کے باشندوں کو دعوت اسلام

سیدی المحسن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باوجود غیر معمولی مصروفیات کے عاجز کی درخواست پر سواحیلی ترجمۃ القرآن کے لیے حسب ذیل مضمون بطور دیباچہ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب انچارج شعبہ زودنویسی کو لکھوایا۔ اور پھر ازراہ مہربانی نظر ثانی کرتے ہوئے حضور نے اپنی قلم مبارک سے دو تین مقامات پر تصحیح فرمائی۔ اور آخر میں اپنے دستخط مبارک سے مشرف فرمایا۔

عاجز نے اس مضمون کو سواحیلی کا جامہ پہنایا۔ اور سواحیلی ترجمۃ القرآن کے شروع میں بطور دیباچہ اسے شامل کیا گیا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ جوں جوں اس روح پرور پیغام کو افریقن پڑھیں گے۔ اسلام کی روشنی سے وہ اپنے آپ کو روشن کرتے چلے جائیں گے۔ گورنمنٹ افریقن سکول ٹبورا کی سینیئر کلاسز میں جب ہمارے ایک دوست نے سواحیلی ترجمۃ القرآن کے اس دیباچہ کو پڑھ کر سنایا۔ تو وہ اس قدر متاثر ہوئے۔ کہ آبدیدہ ہو گئے۔ اور بے قراری سے اس کا مطالعہ کرنے لگے۔ اس پیغام کو رسالہ سواحیلی Mapenzi Mungu میں بھی شائع کیا گیا ہے۔ اور تجویز ہے۔ کہ الگ پمفلٹ کی صورت میں کثرت سے اسے شائع کیا جائے۔ قارئین المصلح سے درخواست ہے۔ کہ وہ خاص طور پر سیدی المحسن کی صحت و درازیٔ عمر کے لیے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا کو خدمت اسلام کی کامیاب توفیق عطا فرماتا رہے۔ نیز سواحیلی ترجمۃ القرآن کی بابرکت اشاعت اور افریقن کے لیے موجب ہدایت ہونے کے واسطے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔ سیدی المحسن کی خدمت میں جب پہلی کاپی بطور ہدیہ پیش کی گئی۔ تو حضور نے دعاؤں کے ساتھ اسکی اشاعت کی اجازت فرمائی۔ اور نہایت ہی مفید ہدایات سے عاجز کو نوازا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ الحمد للہ کہ حضور کے عہد سعادت میں احمدیہ مشن مشرقی افریقہ کو خدمت قرآن کی یہ خاص سعادت حاصل ہوئی۔ انشاء اللہ کسی دوسری فرصت میں سواحیلی ترجمۃ القرآن کی اشاعت کے سلسلہ میں بعض ضروری حالات عرض کروں گا۔ (شیخ مبارک احمد عفی عنہ مبلغ انچارج مشرقی افریقہ)

۱

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

سواحیلی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کے مضمون کے متعلق مختصر نوٹ شائع کئے جا رہے ہیں۔ افریقہ کو اسلامی تاریخ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ خصوصاً شمال مشرقی افریقہ کو۔ اسلام کے ابتدائی ایام میں جب مکہ والوں نے مسلمانوں پر بڑے بڑے مظالم کئے۔ اور مکہ میں مسلمانوں کی رہائش ناممکن ہو گئی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدا تعالیٰ کے ارشاد سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف جانے کی ہدایت فرمائی جبشہ یعنی ایبے سینیا وہ ملک ہے۔ جو کینیا کالونی کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ چنانچہ جب مسلمان اس ملک میں پہنچے۔ اور وہاں کے بادشاہ کے قانون کے ماتحت انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائی گئی۔ اور امن کا سانس انہوں نے لینا شروع کیا۔ تو مکہ والوں سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی۔ اور انہوں نے اپنی قوم کے دو لیڈروں کو بادشاہ اور اس کے درباریوں کے لیے بہت سے تحائف دے کر بھجوایا۔ اور انہیں ہدایت کی کہ وہ بادشاہ سے درخواست کریں۔ کہ وہ مہاجرین مکہ کو مکہ کی حکومت کے حوالے کر دے۔ تاکہ وہ ان سے اپنے خیالات اور عقائد کے مطابق سلوک کریں۔ اور اگر بادشاہ نہ مانے۔ تو پھر درباریوں کو تحفے دے کر ان سے بادشاہ پر زور ڈلوائیں۔ اور مسلمان مہاجرین مکہ کو جس طرح بھی ہو واپس مکہ لائیں۔

چنانچہ یہ وفد مکہ سے گیا۔ اور وہ درباریوں خصوصاً پادریوں کے ذریعہ سے بادشاہ سے ملا۔ جو اس زمانہ میں نیگس کہلاتا تھا۔ جسے عرب لوگ نجاشی کہتے تھے۔ یہ اس بادشاہ کا نام نہیں تھا۔ بلکہ یہ اس زمانہ کے حبشی بادشاہوں کا لقب ہوتا تھا۔ چنانچہ بادشاہ کے سامنے انہوں نے شکایت کی۔ کہ ان کے ملک کے کچھ باغی بھاگ کر حبشہ آ گئے ہیں۔ اور انہیں مکہ والوں نے اس لئے بھیجا ہے کہ ان باغیوں کو مکہ کی حکومت کے حوالے کر دیا جائے۔ بادشاہ نے ان لوگوں کی باتیں سن کر مسلمانوں کو بلوایا اور ان سے پوچھا۔ کہ وہ کس طرح آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ان پر ان کی قوم ظلم کر رہی تھی۔ اور چونکہ افریقن بادشاہ کا انصاف اور اس کا عدل مشہور تھا وہ اس کے ملک میں پناہ لینے کے لیے آ گئے۔ اس پر بادشاہ نے مکہ کے وفد کو جواب دیا۔ کہ چونکہ ان کے خلاف کوئی سیاسی جرم ثابت نہیں۔ صرف مذہبی اختلاف ثابت ہے۔ اس لئے وہ ان کو واپس کرنے کے لیے تیار نہیں۔ مکہ کا وفد جب دربار سے ناکام لوٹا۔ تو اس نے درباریوں اور پادریوں کو بھی تحفے تقسیم کئے۔ اور انہیں اکسایا۔ کہ یہ مسلمان لوگ حضرت مسیح کی بھی ہتک کرتے ہیں۔ اس لئے مسیحیوں کو بھی مکہ والوں کے ساتھ مل کر ان پر سختی کرنی چاہیئے۔

چنانچہ دوسرے دن پھر درباریوں نے بادشاہ پر زور دیا۔ کہ یہ لوگ تو مسیح کی بھی ہتک کرتے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے مسلمانوں کو پھر بلوایا۔ اور ان سے پوچھا۔ کہ آپ لوگ مسیح کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ مسلمانوں نے سورۂ مریم کی ابتدائی آیات پڑھ کر اس کو سنائیں۔ جن میں مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کا ذکر ہے۔ اور پھر کہا۔ کہ ہم مسیح کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ ہاں انہیں خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔ اس پر پادریوں نے شور مچا دیا۔ کہ دیکھو انہوں نے مسیح کی ہتک کی ہے۔ مگر افریقن بادشاہ منصف مزاج اور عادل تھا۔ اس نے سمجھ لیا۔ کہ یہ الزام ان پر غلط لگایا جا رہا ہے۔ یہ لوگ مسیح کا ادب کرتے ہیں۔ مگر اس کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں مانتے۔ چنانچہ اس نے بڑے جوش سے ایک تنکا فرش پر سے اٹھایا۔ اور کہا۔ کہ خدا کی قسم میں بھی مسیح کو وہی کچھ مانتا ہوں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ اور میں اسی درجہ سے جو انہوں نے مسیح کا بیان کیا ہے۔ اسے ایک تنکے کے برابر بھی زیادہ نہیں سمجھتا۔ اس پر پادریوں نے بادشاہ کے خلاف بھی آوازے کسنے شروع کئے۔ کہ تو بھی مرتد ہو گیا ہے لیکن نجاشی نے کہا۔ کہ میں تمہارے اس شور و شغب کی وجہ سے مرعوب نہیں ہو سکتا۔ جب میرا باپ مرا تو میں چھوٹا بچہ تھا۔ اور میری جگہ میرا چچا قائم مقام بادشاہ مقرر کیا گیا تھا۔ اور تم لوگوں نے اس کے ساتھ مل کر یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ مجھ کو تخت سے محروم کر دو۔ جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی۔ تو باوجود اس کے کہ میں چھوٹا تھا۔ میں نے اپنا حق لینا چاہا۔ اور نوجوان میرے ساتھ مل گئے۔ اور میرے چچا نے ڈر کر دست برداری دے دی۔ اور تخت میرے حوالے کر دیا۔ تو میری بادشاہت تمہاری وجہ سے نہیں۔

بلکہ خدا تعالیٰ نے باوجود تمہاری مخالف کوششوں کے مجھے دی ہے۔ کیا میں اب تم سے ڈر کر خدا کو چھوڑ دوں گا۔ اور ظلم اور تعدی کروں گا۔ نہ تم نے یہ بادشاہت مجھے دی ہے۔ نہ میں تمہاری مدد کا محتاج ہوں۔ میں کسی صورت میں ظلم نہیں کر سکتا۔ یہ لوگ آزادی سے میرے ملک میں رہیں گے۔ اور کوئی ان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

پس اے اہل افریقہ جن کے مشرقی علاقہ کی علمی زبان سواحیلی ہے۔ میں یہ ترجمہ آپ کے سامنے پیش کرنے میں ایک لذت اور سرور محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ اس کتاب کے ابتدائی ایام میں اس کتاب کے ماننے والوں کو آپ کے براعظم نے پناہ دی تھی اور ظلم و تعدی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور انصاف اور عدل قائم کرنے کا بیڑا اٹھا لیا تھا۔ آج قرآن کریم کی پاکیزہ تعلیم اسی طرح مظلوم ہے۔ جس طرح کہ کسی زمانہ میں قرآن کریم کے ماننے والے مظلوم ہوا کرتے تھے۔ آج اس قرآن کریم کو دنیا میں لانے والا نبی فوت ہو چکا ہے۔ لیکن اس کا روحانی وجود آج اس سے بھی زیادہ مظلوم ہے جتنا کہ آج سے قریباً چودہ سو سال پہلے وہ اپنی دنیاوی زندگی میں مظلوم تھا۔ اس پر جھوٹے الزام لگائے جاتے ہیں۔ اس کی لائی ہوئی تعلیم کو بگاڑ کر دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے ماننے والوں کو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ لیکن خدا گواہ ہے۔ کہ واقعہ یہ نہیں۔ خدا کی نظروں میں سب سے زیادہ معزز وجود محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے۔ جن پر یہ قرآن نازل ہوا تھا۔ اور سب سے زیادہ سچی تعلیم وہ ہے۔ جو اس کتاب یعنی قرآن مجید میں موجود ہے۔ جیسا کہ آپ خود دیکھ لیں گے۔ دنیا صرف اپنی طاقت اور اپنی قوت کے گھمنڈ پر اس کی تردید کر رہی ہے۔ اور اس کے ماننے والوں کو ذلیل کر رہی ہے۔

لیکن اے اہل افریقہ آج آپ کا بھی یہی حال ہے۔ آپ کو بھی غیر ملکوں میں تو الگ رہا اپنے ملک میں بھی ذلیل ہی سمجھا جا رہا ہے۔ پس وہ تعلیم جس نے چودہ سو سال پہلے ایک وحشی اور غیر تعلیم یافتہ قوم کو دنیا کی ترقیات کی چوٹی پر پہنچا دیا تھا۔ لیکن جو آج مظلوم ہے۔ اور گھر سے بے گھر کر دی گئی ہے۔ میں اسے آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جبکہ آپ لوگوں کی حالت بھی اسی قسم کی ہے۔ اور آپ سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ اس کتاب کو غور سے پڑھیں۔ اور اسی عدل اور انصاف کی نگاہ سے اسے دیکھیں۔ جس نگاہ سے نجاشی نے مکہ کے مسلم مہاجرین کو دیکھا تھا۔ اور پھر اپنی عقل اور اپنی بصیرت سے نہ کہ لوگوں کے لگائے ہوئے جھوٹے الزاموں کے اثر کے نیچے اور لوگوں کی بنائی ہوئی رنگین عینکوں کے ذریعہ سے اسے دیکھیں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اگر آپ ایسا کریں گے۔ تو آپ کو اس لاثانی جوہر کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

اور اسی رستے کو آپ پکڑ لیں گے جو کہ خدا تعالیٰ نے اس کتاب کے ذریعہ سے آسمان سے پھینکا ہے۔ تاکہ اس کے بندے اُسے پکڑ کر اس تک پہنچ جائیں۔

اے اہلِ افریقہ ایک دفعہ پھر استعمال اور انصاف کا ثبوت دو۔ اور پھر ایک سچائی کے قائم کرنے میں مدد دو۔ جو سچائی تمہارے پیدا کرنے والے خدا نے بھیجی ہے۔ جس سچائی کو قبول کرنے کے بغیر غلام قومیں آزاد نہیں ہو سکتیں مظلوم ظلم سے چھٹکارا نہیں پا سکتے۔ قیدی قید خانوں سے چھوٹ نہیں سکتے۔ امن۔ اخوت اور ترقی کا پیغام میں تمہیں پہنچاتا ہوں۔ یہ پیغام میرا نہیں۔ بلکہ تمہارے اور میرے پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے

یہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کا پیغام ہے۔ یورپ۔ امریکہ اور ایشیا کے پیدا کرنے والے [illegible] ہزاروں کی تعداد میں آؤ اور لاکھوں کی تعداد میں اور کروڑوں کی تعداد میں آؤ۔ اور سچائی کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ۔ تاکہ ہم مل کر دنیا میں از سرِ نو خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم کر دیں۔ اور بنی نوع انسان کی ہمہ گیر اخوت اور خدا تعالیٰ کے ہمہ گیر عدل و انصاف کو دنیا میں قائم کر دیں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو میری آواز پر لبیک کہنے کی توفیق دے۔ اور یہ دن ہم دیکھیں جب کہ آپ لوگ میرے دوش بدوش دنیا میں امن اور سلامتی اور ترقی اور رفاہیت کے قائم کرنے میں کوشش کر رہے ہوں اور پھر یہ کوشش خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو۔ وخاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی)

درخواستِ دعا اور شکریہ احباب

ربِّ ارحمھما کما ربّیانی صغیرا

از مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ

امی جان رضی اللہ عنہا کی وفات سے جو بوجھ ہمارے دلوں پر ہے ڈابھی اس بات کا مانع ہے کہ میں کوئی تذکرہ ان کی سیرت اور اوصاف کے بارہ میں کروں۔ ان کی زندگی کے بہت سے اعلےٰ پہلو میرے ذہن میں ہیں انشاء اللہ کسی وقت ان کو تحریر میں لانے کی کوشش کروں گا۔ ان کی قرآن کریم سے محبت۔ دینی خدمت کا جذبہ۔ خدمتِ خلق۔ خصوصاً مخفی رنگ میں ضرورت مندوں کی حاجت روائی۔ انتظامی قابلیت۔ علمی شوق وغیرہ اوصاف کے متعلق کبھی طبیعت کی موجودہ پریشانی کم ہونے پر لکھونگا وباللہ التوفیق

میں ان سطور کے ذریعہ ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے امی جانؓ کی بیماری کے ایام میں ان کی خدمت میں ہمارا ہاتھ بٹایا۔ اور ان کی وفات پر اپنی ہمدردی کے ذریعہ ہماری ہر ممکن دلجوئی کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

ہم جب امی جان کو علاج کے لئے لاہور لے کر گئے۔ تو لاہور میں رہنے والے عموماً اور رتن باغ اور جودھامل بلڈنگ میں رہنے والے سب احباب اور عزیزوں نے خصوصاً ہر ممکن ہماری خاطر داری کی۔ اور ہمارا ہاتھ بٹایا مثال کے طور پر صاحبزادہ میاں عبدالوہاب صاحب عمر اور ان کی بیگم صاحبہ کا ذکر کرتا ہوں جنہوں نے مسلسل امی جانؓ کی خدمت میں حصہ لیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں اجر عطا فرمائے۔ اور اپنے بے نظیر باپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ یہ محض بطور نمونہ میں نے ذکر کیا ہے۔ باقی سب احباب و عزیز بھی ہمارے قلبی شکریہ کے مستحق ہیں۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب کینیڈا ہمارے خاص شفیق ہیں وفات کے بعد جب ہم امی جانؓ کو لاہور سے ربوہ لے کر آئے۔ تو میاں صاحب نے تمام انتظامات مکمل کرنے کے علاوہ اپنے بے حد مشفقانہ برتاؤ سے ہمارے زخمی دلوں کو تسکین پہونچائی۔ اللہ تعالےٰ ان کی عمر میں برکت ڈالے اور جماعت کو ان کے فیوض سے دیر تک فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

امی جانؓ کی وفات نے ہمارے دلوں میں ابا جانؓ کی یاد تازہ کر دی ہے۔ میں سب احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بلند سے بلند درجے عطا فرمائے۔ اور اپنی اولاد سے جو ان کی بلند توقعات تھیں۔ اور جو کچھ وہ ہمیں دیکھنا چاہتے تھے ویسا بننے کی ہمیں توفیق دے۔ ہمارے متعلق جو ان کی بلند توقعات تھیں ان کا اظہار امی جانؓ کے ایک خط سے ہوتا ہے۔ جو انہوں نے ابا جانؓ کو قادیان میں بھجوائے غالباً ۱۹۴۲ء میں لکھا تھا۔ آپ تحریر فرماتی ہیں۔

”افسوس تو یہ ہے کہ جو پڑھا تھا
وہ بھی ضائع کر دیا نہ دینی نہ دنیاوی
کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ خدا نے
خدمتِ دین کی توفیق دی تھی اپنی
بدقسمتی سے یونہی وقت ضائع کر دیا
اور یہ بھی نفس کا دھوکا ہے۔ اگر
اب بھی صحت کا خیال رکھوں تو کچھ نہ
کچھ کیا بلکہ بہت کچھ کر سکتی ہوں۔
آئندہ کے لئے میری اولاد کو نصیحت
ہے کہ نہ تو صحت کو ضائع کریں اور
نہ وقت کو ضائع کریں۔ اگر صحت ہوگی
تو خدمتِ دین بھی کر سکیں گے۔ ورنہ
سر پر ہاتھ رکھ کر پچھتائیں گے مجھ
سے عبرت حاصل کریں ؎
میری سنیں جو گوشِ نصیحت نیوش ہے
میرا ارادہ اور نیت تو یہ ہے کہ میری
اولاد کا ہر لمحہ اور ہر ذرہ اللہ تعالےٰ
کے لئے وقف ہو۔ اور میں نے تو اپنی
طرف سے کر دیا اب انجام تک پہونچانا
ان کا کام ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں توفیق
عطا فرمائے“

ابا جانؓ اکثر امی جانؓ کے سامنے اظہار فرمایا کرتے تھے کہ میرے بیٹے وہ نہیں جو میں انہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ ابا جانؓ نے ہم تینوں بھائیوں کے لئے بڑے الحاح سے خدا تعالےٰ کے حضور وہ منظوم دعائیں کی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تینوں بیٹوں کے متعلق مانگی ہیں۔ انکی زبان سے یہ مصرعہ

یہ تین جو پسر ہیں تیرے غلام در ہیں

ابھی پورا ادا نہیں ہوتا تھا کہ انکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگتے تھے۔ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کی خواہشوں کو پورا کر سکیں۔ میں بڑے درد سے پھر دعا کی درخواست کرتے ہوئے احباب سے رخصت ہوتا ہوں۔

جامعہ نصرت کے لئے لیکچرار خواتین کی ضرورت

جامعہ نصرت ربوہ کے لئے انگریزی عربی۔ تاریخ۔ اقتصادیات اور حساب میں لیکچرار خواتین کی ضرورت ہے۔ ایم۔ اے ہونا ضروری ہے۔ خواہشمند بہنیں درخواستیں بھجوائیں (ڈائرکٹرس جامعہ نصرت ربوہ ضلع جھنگ)

جامعہ نصرت میں داخلہ

جامعہ نصرت میں فرسٹ ایئر اور تھرڈ ایئر میں داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ دس اکتوبر تک جاری رہے گا۔ کالج میں اعلیٰ دینی تعلیم کے علاوہ قریباً تمام مضامین کا انتظام ہے۔ پہلے سال ہی کالج کا ایف اے کا نتیجہ ۸۵٪ رہا ہے۔ جو دوسرے کالجوں کی نسبت بہت شاندار ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی لڑکیوں کو جامعہ نصرت میں تعلیم دلوائیں تاکہ وہ مروجہ تعلیم کے علاوہ اعلیٰ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں۔

کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔ پراسپکٹس پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ (ڈائرکٹرس جامعہ نصرت)

امتحان کتاب فتح اسلام

زیرِ انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ!

شعبہ تعلیم کے ماتحت امتحان کتاب فتح اسلام مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۸ ۲ نومبر ۱۹۵۳ء کو منعقد ہوگا۔ براہِ مہربانی اپنی اپنی لجنہ میں اس کی تحریک کر کے امتحان دینے والی بہنوں کے نام معہ داخلہ ۲ر فی کس کے حساب ارسال فرمائیں۔

اگر کسی بہن کے پاس یہ کتاب موجود نہ ہو۔ تو دفتر لجنہ اماء اللہ میں اطلاع دیکر منگوالیں [illegible]
(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ کچھ عرصہ سے زیادہ بیمار ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں
(محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا)

گیہوں اور روئی ناجائز برآمد کرنے والوں کو گولی سے اُڑا دیا جائیگا

وزیر اعظم کا اعلان پٹ سن کے سوال پر پاکستان پارلیمنٹ میں بحث

کراچی ۷ راکتوبر: وزیر اعظم محمد علی نے پاکستان پارلیمنٹ میں پٹ سن کی پالیسی پر دو روزہ عام بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے۔ کہ ملک معاشی طور پر آزاد ہو۔ اور عام اشیاء کی برآمد کے بارے میں متبادل منڈیاں تلاش کر کے خود مکتفی ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بھارت سے نہایت دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن پٹ سن کی برآمد کے بارے میں وہ کسی ایک ملک پر انحصار کرنا نہیں چاہتا۔ انہوں نے کہا۔ کہ حکومت کی پٹ سن کی پالیسی درست ہے اور اب قیمتیں بڑھنے لگی ہیں۔ حکومت پٹ سن کی پیداوار دنیا کی مانگ کے مطابق محدود کرتی جائیگی اور کاشتکاروں کے مفادات کی حفاظت کریگی۔ البتہ پٹ سن کی تجارت کو قومی ملکیت بنانے کے سوال پر فی الحال غور نہیں ہو سکتا۔ البتہ حکومت روئی اور پٹ سن کی سرکاری پیمانے پر تجارت کے متعلق غور کرنے کے لئے دو قومی کمیشن مقرر کرنے والی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں ناجائز برآمد کرنے والوں کو گولی مارنے کا جو قانون نافذ ہوا تھا۔ وہ روئی اور گندم کی برآمد روکنے کے لئے مغربی پاکستان میں بھی نافذ ہو گا۔ مسٹر محمد اد نے کاشتکاروں کی خراب حالت کا ذکر کیا۔ اور جیسو کی تجارت کو قومی ملکیت میں لینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے روپے کی قیمت کم نہ کرنے کے فیصلہ پر نکتہ چینی کی۔ مسٹر محمد اد نے کہا کہ بھارت سے جو پٹ سن کا سب سے بڑا گاہک ہے سوچ سمجھ کر تجارتی سمجھوتہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مسٹر شمس الرحمن نے کہا۔ کہ پٹ سن کے کاشتکار حکومت کی غلط پالیسی کے باعث بھوکے مر رہے ہیں۔ حکومت کو پٹ سن کے بارے میں ایک قومی پالیسی مرتب کرنی چاہیئے۔ مسٹر کامنی کمار دتا نے کہا۔ کہ روپے کی قیمت کم نہ کرنے کے فیصلہ سے پٹ سن کی تجارت تباہ ہو گئی۔ ان کے علاوہ جام صاحب لس بیلہ مسٹر نور احمد۔ مسٹر ابوالقاسم خان۔ سردار شوکت حیات اور مسٹر مفیض الدین احمد نے بھی بحث میں حصہ لیا۔

سید قاسم رضوی کے خلاف مقدمات

حکومت کو بیس لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑا

سکندر آباد ۹ راکتوبر: حیدر آباد کے وزیر داخلہ نے کہا ہے۔ کہ حکومت حیدر آباد نے رضاکار لیڈر سید قاسم رضوی کے خلاف جو تین مقدمات چلائے ہیں۔ ان پر کل خرچ ۱۹ لاکھ بچاس ہزار روپیہ ہوا ہے۔ جس میں سے ایک لاکھ ۹۲ ہزار ۶ سو روپے صرف وکلاء کو دیئے گئے ہیں۔ اب بھی ان کے خلاف تقسیم سے پہلے کے ۸ مقدمات باقی ہیں۔

زاہد حسین نے دو ماہ کی رخصت لے لی

کراچی ۷ راکتوبر: معلوم ہوا ہے۔ کہ منصوبہ بندی کے بورڈ کے صدر مسٹر زاہد حسین نے خرابی صحت کی بنا پر دو ماہ کی رخصت لے لی۔

نجیب کی علالت تین دن تک آرام کا مشورہ

قاہرہ ۶ راکتوبر: مصر کی قومی رہنمائی کے وزیر جنرل صالح سلیم نے اعلان کیا ہے۔ کہ صدر نجیب علیل ہو گئے ہیں۔ اور انہیں ڈاکٹروں نے آئندہ جمعہ تک آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ صدر نجیب اتوار کو اسکندریہ گئے تھے جہاں وہ علیل ہو گئے۔ نائب وزیر اعظم جمال ناصر آج قاہرہ سے اسکندریہ روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ جنرل نجیب سے ملاقات کریں گے۔

اعلان نکاح

میری لڑکی رشیدہ بیگم کا نکاح چوہدری نصیر احمد خان صاحب B.V.Sc. پسر چوہدری رحمت خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھیر کے کلاں ضلع گجرات سے ایک ہزار روپیہ مہر پر بتاریخ ۲ راکتوبر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ رشتہ کے دین و دنیا کے لحاظ سے جانبین کے لئے مفید و بابرکت ہونے کے واسطے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار چوہدری فضل احمد نائب ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

وزیر اعظم محمد علی کے نئے آئینی فارمولے کا ملک بھر میں ہمہ گیر خیر مقدم

ڈھاکہ ۷ راکتوبر: وزیر اعظم محمد علی نے آئینی تعطل دور کرنے کے لئے جو فارمولا تیار کیا ہے۔ اس پر مشرقی بنگال کے کچھ اور لیڈروں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مشرقی بنگال کے وزیر مال مسٹر تفضل علی نے کہا۔ کہ میرا خیال ہے۔ کہ مسٹر محمد علی نے اس فارمولے پر مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے تمام ممبروں کو اپنا ہم خیال بنا کر ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔ وہ اس کے بجا طور پر مستحق ہیں۔ پاکستان کے وزیر مملکت برائے امور اقلیت مسٹر عزیز الدین احمد نے جو دستور ساز اسمبلی کے ممبر بھی ہیں۔ اپنے بیان میں کہا۔ کہ آئین سازی کے راستے میں پہلی اور سب سے بڑی رکاوٹ کو ختم کر دیا گیا ہے۔ مشرقی بنگال کے ممبروں نے جو پاکستان کے تحفظ اور قربانی کا جذبہ رکھتے ہیں۔ ایوان بالا میں دوسرے چھوٹے صوبوں کے ساتھ مساوی نمائندگی اور دونوں ایوانوں کے مساوی اختیارات کے اصول تسلیم کر کے پھر ایک دفعہ بہت بڑی قربانی کی ہے۔ مسٹر عزیز الدین احمد نے کہا کہ ایوان زیریں میں مشرقی بنگال کی اکثریت کوئی معنی نہیں رکھتی کیونکہ اختلاف رائے پیدا ہونے کی صورت میں دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس ہونا ضروری ہے اور اس صورت میں مشرقی بنگال اور مغربی پاکستان کی نمائندگی مساوی ہو جائے گی۔ مسٹر عزیز الدین احمد نے کہا۔ کہ اگر مشرقی بنگال کو کچھ نقصان ہوتا ہے تو اس سے پاکستان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی کامیابی ہے۔ جس کے لئے مشرقی بنگال کے ممبران دستور ساز کی قربانی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ مسٹر عزیز الدین احمد کل کراچی روانہ ہونے والے ہیں۔

سابق وزیر اعلیٰ سندھ پیر الٰہی بخش نے آئینی فارمولا بن جانے پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس طرح مسلم لیگ پارٹی کے مشرقی و مغربی پاکستان کے ممبروں میں تصفیہ ہو گیا ہے۔ مسٹر محمد علی کو جو سارے پاکستان کے عوام کے وزیر اعظم ہیں دوسری پارٹیوں سے بھی مشورہ کرنا چاہیئے۔

سندھ: سندھ کے وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبدالستار نے آج ایک بیان میں آئینی فارمولے کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ اس سے بہتر فارمولا تیار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور اس کے ذریعہ پاکستان کی ترقی کے راستے سے سب سے بڑی رکاوٹ دور کر دی گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ پاکستان اس سے مستحکم ہو جائے گا۔ اور اپنی مشکلات پر کامیابی کے ساتھ قابو پا لے گا۔ پیرزادہ عبدالستار نے کہا۔ کہ چھوٹے صوبوں کے ساتھ بھی انصاف کیا گیا ہے۔ اس فارمولے کے تحت سندھ اور خیرپور کو جو نمائندگی دی گئی ہے میں اس سے مطمئن ہوں۔

پنجاب: پنجاب کے اخبارات نے فارمولے کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ انسانی ذہن اس سے بہتر حل پیش نہیں کر سکتا تھا۔ آزاد خیال انگریزی اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اپنے اداریے میں لکھا ہے۔ کہ اس سمجھوتے سے یہ چیز نمایاں ہو گئی ہے۔ کہ قوم کو مرکزی قیادت پر اعتماد ہے۔ اور اس کامیابی کا سہرا مسٹر محمد علی کے ذاتی اثر پر ہے۔ اخبار نے لکھا ہے۔ کہ قومیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور ترقی کرتی ہیں۔ مگر سب کچھ آئین

مشرقی بنگال کی وجہ سے انہیں ایک ایسی پر اثر قیادت کی وجہ سے موتلہ ہے۔ جسے پوری قوم کا اعتماد حاصل ہو۔ پاکستان کے بانی اور معمار اور قائد اعظم اور قائد ملت کے انتقال کے بعد سے ملک کی سب سے بڑی بد قسمتی یہ تھی۔ کہ مرکزی قیادت مستحکم اور متحد نہیں تھی۔ جس کی وجہ سے ملک میں انتشار اور گڑبڑ پیدا ہو گئی۔ صوبائی نمائندگی اور زبان کے تنازعات کمزور قیادت کی پیداوار تھے۔ اس فارمولے کی اہم بات یہ ہے۔ کہ یہ ملک میں ایک نئی قیادت پیدا کر دیگا۔ جو پورے خلوص کے ساتھ آئندہ کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

کوئٹہ: کوئٹہ کے سیاسی حلقوں نے آئینی مصالحتی فارمولے کا خیر مقدم کیا۔ مگر بعض حلقوں نے اس پر مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ کہ بلوچستان اور بلوچستان کی ریاستی یونین کو ایک علیحدہ یونٹ تسلیم نہیں کیا گیا۔ سیاسی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ بلوچستان اور بلوچ یونین مل کر پاکستان کے تمام صوبوں سے رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا علاقہ ہے۔ سیاسی حلقوں نے بہرحال پاکستان کے وسیع تر مفادات کے پیش نظر اسمبلی پارٹی کے ممبروں کی قربانی کے جذبہ پر پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

شعرائے کرام متوجہ ہوں

دہلی سابق صدر بزم شعرائے ہند دہلی جنرل سیکرٹری انجمن اشاعت اردو قائد آباد کراچی قائد اعظم کی یادگار قائم کرنے کے لئے پاکستان دہندیں ان کی زندگی پر کہی ہوئی نظموں کو کتابی صورت میں ترتیب دینے والے ہیں۔ براہ کرم شعرائے کرام اپنی نظمیں حافظ ضمیر دہلوی مینیجر انجمن اشاعت اردو قائد آباد کراچی کو روانہ کریں۔

دستور ساز اسمبلی آج آئین سازی کا کام شروع کر دیگی

علماء کا بورڈ نہیں بنے گا۔ لیگ پارٹی نے ابھی پاکستان کو ری پبلک بنانے کا فیصلہ نہیں کیا

کراچی ۷ر اکتوبر۔ آئینی اختلاف دور ہو جانے کے بعد اب دستور ساز اسمبلی آج بدھ سے آئین سازی کا کام شروع کر دے گی۔ وزیر اعظم محمد علی آج دس بجے اسمبلی میں اپنا آئینی فارمولا پیش کریں گے۔ اور اس کی وضاحت کے بعد بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور و خوض کی تحریک پیش کریں گے۔ فی الحال اسمبلی بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے پہلے تین ابواب پر غور کرے گی۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس ہفتہ اسمبلی کا اجلاس روزانہ صبح ہوگا۔ اور آئندہ ہفتے سے اسمبلی کے دو اجلاس ہوا کریں گے۔ پہلا اجلاس دوپہر کے ایک بجے تک اور شام کا اجلاس رات کے ۸ بجے تک جاری رہے گا۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں ممبروں نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ جلد سے جلد کام ختم کرنے کے لئے تین اجلاس بلائے جائیں۔ وزیر خوراک خان عبد القیوم خاں کی تجویز تھی۔ کہ اجلاس رات کے بارہ بجے تک ہوا کریں۔ لیکن آخر میں دو اجلاس رکھنے کا فیصلہ ہوا۔ توقع ہے۔ کہ اس ماہ کے آخر تک جبکہ اسمبلی کا اجلاس کچھ عرصے کے لئے ملتوی ہوگا۔ کافی کام کر لیا جائیگا۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے آج اپنے ۴ گھنٹے کے اجلاس میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے پہلے دوسرے اور تیسرے باب پر غور کیا۔ پہلے باب کے حصہ اول میں قرارداد مقاصد شامل ہے۔ جو مارچ ۱۹۴۹ء میں پاس ہوگئی تھی۔ باب دوم مملکت کی پالیسی کے ہدایتی اصولوں پر مشتمل ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ مملکت قرارداد مقاصد کے اصولوں کے مطابق اپنی پالیسی بنائے گی۔ مسلمانوں کو اجتماعی و انفرادی طور پر اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کے مواقع فراہم کرنے سے متعلق اقدام کا ذکر بھی اسی باب میں آتا ہے۔ پارٹی تیسرے باب پر غور کر رہی تھی۔ کہ پارٹی کا جلسہ ایک بجے ملتوی ہو گیا۔ تیسرے باب میں کہا گیا ہے۔ کہ کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہ ہوگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پارٹی کے ممبر علماء کا بورڈ رکھنے کے مخالف ہیں۔ اور بنیادی اصولوں کی رپورٹ سے یہ تجویز نکالنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کے بجائے ایسی مشاورتی کمیٹیاں بنانے کے حق میں ہیں جن کے ممبر اسلامی تعلیمات سے پوری طرح واقف ہوں۔ بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے ان تین ابواب میں متعدد ترمیمات پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ خود پارٹی کے ممبروں نے متعدد ترمیمات کا نوٹس دیا ہے۔ ابھی تک پارٹی نے پاکستان کو جمہوریہ قرار دینے کے سوال پر غور نہیں کیا ہے۔ یہ بھی رپورٹ کے تیسرے حصہ میں شامل ہے۔ وزیر اعظم محمد علی نے آج اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ پاکستان کو جمہوریہ بنانے کے سوال پر لیگ پارٹی نے کوئی نیا فیصلہ نہیں کیا ہے۔ ان سے کہا گیا کہ پارٹی بہت پہلے ایسا فیصلہ کر چکی تھی۔ تو انہوں نے کہا۔ "مجھے اس کا علم نہیں۔ میں اس وقت پاکستان میں موجود نہ تھا۔" مسلم لیگ اسمبلی پارٹی اب روزانہ دستوری سفارشات پر غور کرتی رہے گی۔ توقع ہے۔ کہ دستور ساز اسمبلی تین ہفتے میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور ختم کرے گی۔ اور اس کے بعد اجلاس ملتوی ۴

۴ ہو جائے گا۔ آئندہ سال پارلیمنٹ کے بجٹ اجلاس کے بعد اسمبلی کا اجلاس ہوگا۔ اور اس وقت تک آئین کا مسودہ تیار کیا جا چکا ہوگا۔

سیول میں بھارتی فوج کے خلاف پچاس ہزار افراد کا زبردست مظاہرہ

سیول ۶ر اکتوبر۔ جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول میں آج ۵۰ ہزار افراد نے بھارتی فوج کے "وحشیانہ مظالم" کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے ۶ نکات کی ایک قرارداد بھی منظور کی۔ جس کی نقول جنوبی کوریا کے صدر سنگمن ری۔ امریکہ کے صدر آئزن ہاور جنرل اسمبلی اور کوریا کی جنگ میں حصہ لینے والے سولہ ملکوں کو بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ بھارتی فوج کو اینٹی کمیونسٹ جنگی قیدیوں کے قتل عام سے روکا جائے۔ (۲) بھارتی فوج کو کوریا سے نکال دیا جائے۔ (۳) اگر بھارتی فوج کوریا میں رہے۔ تو جنوبی کوریا کو فوراً حفاظتی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ (۴) جن بھارتی فوجیوں نے گذشتہ ہفتہ جنگی قیدیوں کو ہلاک کیا تھا۔ ان کو سخت سزا دی جائے اور جنگی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔ پن منجوم کی ایک اور خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ بھارتی فوج کے کمانڈر جنرل تھمیا نے وعدہ کیا ہے۔ کہ اگر اینٹی کمیونسٹ قیدیوں نے اپنے کیمپ سے فرار ہونے کی کوشش کی۔ تو بھارتی فوج ان قیدیوں کو روکنے کی کوئی کارروائی نہیں کرے گی۔ کیونکہ اس طرح بہت بڑے پیمانہ پر خونریزی ہونے کا خطرہ ہے۔

آسٹریلیا کے وزیر خارجہ کی لندن میں آمد

لندن (بذریعہ ریڈیو) معلوم ہوا ہے کہ مسٹر انتھونی ایڈن نے پیر کے روز برطانوی وزارت خارجہ کے فرائض پھر سنبھال لئے ہیں۔ اور کل انہوں نے آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر آر جی کیسی سے ملاقات کی تھی۔ مسٹر کیسی امریکہ سے واپس ہونے پر لندن سے ہوتے ہوئے نئی دہلی جا رہے ہیں جہاں آپ کولمبو منصوبہ کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔

زاہد حسین نے دو ماہ کی رخصت لے لی

کراچی ۶ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ منصوبہ بندی کے بورڈ کے صدر مسٹر زاہد حسین نے خرابی صحت کی بنا پر دو ماہ کی رخصت لے لی ہے۔

گذشتہ پونے دو سال میں افغانستان کی طرف سے پاکستان پر ۱۳ حملے

کراچی ۶ر اکتوبر۔ گذشتہ سال اور اس سال اب تک افغانستان کی طرف سے پاکستان پر ۱۳ حملے ہو چکے ہیں۔ جن میں سات پاکستانی ہلاک اور نو زخمی ہوئے۔ پارلیمنٹ میں سوالوں کے وقفے کے دوران میں مسٹر نور احمد کے ایک سوال کے تحریری جواب میں بتایا گیا۔ کہ حملہ آور ۱۶ بندوقیں لے گئے۔ ایک چوکی کو تباہ کر گئے۔ اور ڈاک بھی لوٹ کر لے گئے۔ حملہ آوروں نے دو مکانات جلا ڈالے۔ اور تیرہ ہزار روپیہ کی مالیت کا سامان لوٹ لیا۔ حکومت ایسے حملوں کی روک تھام کے لئے ہر ممکن اقدام کر رہی ہے۔ ان کی تفصیلات بتانا مفاد عامہ کے خلاف ہوگا۔ مسٹر نور احمد کو ایک اور سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ افغانستان ریڈیو پاکستان کے خلاف برابر پراپیگنڈا کر رہا ہے۔ مسٹر احمد جعفر کو ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ بھارتی سرحد پر پاکستانیوں کو بھارتی فوجی کبھی کبھار پریشان کرتے ہیں۔ چونکہ ایسے واقعات ایک غیر ملک میں ہوتے ہیں۔ اس لئے حکومت ان کی روک تھام کے لئے موثر اقدام نہیں کر سکتی۔ البتہ جب ان کی اطلاع ملتی ہے۔ تو بھارتی حکومت سے احتجاج کیا جاتا ہے۔ چار بار اس سلسلے میں بھارت سے احتجاج کیا گیا ہے۔ البتہ صرف دو کے جوابات موصول ہوئے ہیں۔ جو گول مول ہیں۔ ان کو ایک اور سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ حکومت پاکستان نے بھارت و پاکستان کے درمیان سفر کے لئے ویزا کی پابندیوں کو ختم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

پاکستان میں سوشل اداروں کی سخت کمی ہے (فاطمہ جناح)

کراچی ۶ر اکتوبر۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے آج یہاں انجمن اطفال کے جلسہ تقسیم انعامات میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ "آج اس کلب کے تقسیم انعامات کی تقریب میں شرکت سے مجھے دلی مسرت ہے۔ ان حالات میں جب کہ ہمارے ملک میں بچوں کی فلاح و بہبود کے اداروں کی بڑی کمی ہے۔ پاکستان سوشل ورکرس ایسوسی ایشن نے بچوں کے کلب کی یہ تحریک جاری کر کے بڑا مفید قدم اٹھایا ہے۔ ہمارے ہاں بچوں کے لئے تفریح کا کوئی مفید ذریعہ موجود نہیں ہے جس کا ان کے ذہنی اور جسمانی قویٰ پر خراب اثر پڑتا ہے۔ تعلیم کی طرح کھیل کود بھی ان کی زندگی کا ایک لازمی جزو ہے اور اگر اس کا بندوبست نہ کیا جائے تو اندیشہ ہے کہ وہ کھیل کود کے غلط اوقات کو وہ خراب صحبت اور غلط ماحول میں بسر کر دیں جس سے دوگونہ نقصان ہو۔ ایسے کلب جو سوشل سروس کے تربیت یافتہ اشخاص کے زیر نگرانی کام کریں۔ ان سے ہم قطعاً یہ توقع کر سکتے ہیں۔ کہ وہ ہماری نوخیز نسلوں کے ذہنی۔ جسمانی اور اخلاقی نشوونما میں ایک اہم حصہ لیں گے۔ اور اچھے نتائج پیش کریں گے۔ جیسا کہ آپ نے کہا ہے کہ یہ بالکل درست ہے۔ کہ کھیل کود کو بہتر تربیت کے ذریعہ کے طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو انفرادی توجہ کر کے بچوں کے کردار کی خرابیوں کو دور کیا جائے۔ تاکہ اسکول اور گھر کی تعلیم و تربیت میں کوئی کمی رہ جائے۔ تو اس کی یہاں تکمیل ہو جائے۔ اور آئندہ وہ مملکت کے بہتر شہری بن سکیں۔ ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک اور زندگی کے اعلیٰ مقاصد کے حصول میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ اور ایک بہتر سوسائٹی کی تعمیر کریں جس میں سب کے لئے اطمینان اور سکون میسر ہو۔"

چائے کے باغات کیلئے نئی جراثیم کش دوا

لندن (بذریعہ ریڈیو) معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانوی ماہرین نے ایک مدت کی تحقیقات کے بعد کیڑوں کے مارنے کی ایسی دوا تیار کی ہے جو پاکستان کے چائے بونے والوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ یہ دوا خاص طور پر لال مکڑیوں کو مارنے کے لئے بہت کارگر ثابت ہوئی ہے۔ یہ وبا بہت نقصان دہ ہے۔ کیونکہ لال مکڑیاں پھلوں اور پتیوں کو بالکل برباد کر دیتی ہیں۔ اور چائے کے پودوں کی تو خاص طور پر دشمن ہیں۔ اس نئی دوا کا نام کلورو سائیڈ رکھا گیا ہے۔ پانچ سال کی انتھک محنتوں کے بعد یہ دوا تیار کی گئی ہے۔ اور تحقیقات کے اس طویل عرصہ میں پانچسو سے زیادہ مرکبات پر تجربہ کیا گیا ہے۔ اس دوا سے دوسرے کیڑے مکوڑوں کو بالکل نقصان نہیں پہنچتا اور نہ ہی ان آدمیوں پر اس سے کوئی برا اثر پڑتا ہے۔ جو ایسے درختوں میں سے پھل توڑ کر کھائیں جن میں یہ دوا چھڑکی جا چکی ہو۔ کلورو سائیڈ کو پھولوں اور جھاڑیوں کے حفاظت کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ دوا پھلوں اور پتیوں میں پیوست ہو کر اس عرق میں گھل مل جاتی جس کو چوس کر مکڑیاں زندہ رہتی ہیں۔

کراچی ۶ر اکتوبر۔ پاکستان کے قومی عجائب گھر میں اب وہ اسکول رجسٹر رکھ دیا گیا ہے جس میں قائد اعظم کا نام۔ داخلے کی تاریخ اور ان کے دستخط درج ہیں عجائب گھر میں یہ تاریخی رجسٹر ایک شیشے کے کیس میں رکھا گیا ہے۔